بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

وَالْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۴ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۱۵ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۴ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۹۸

377

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب بخار ہو گیا تھا۔ آج صبح بھی بخار تھا۔ جو دن میں اتر گیا۔ مگر تا حال طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سردرد نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حاجی مستری رحیم بخش صاحب جوہڑ یار ضلع امرتسر میں فوت ہو گئے اور امانتاً مدفون تھے۔ اور سیدہ نظیر بیگم صاحبہ بنت حضرت میر حامد شاہ صاحب شہر سیالکوٹ جو کل وفات پا گئی تھیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) ان کے جنازے آج یہاں لائے گئے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومین کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ بلندی درجات کی دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

مسٹر ویلیس اور سر چھوٹو رام

مسٹر ویلیس امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ آپ نے نیویارک میں فری ورلڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے منعقدہ فری ورلڈ کانگرس کے موقعہ پر ایک ڈنر میں تقریر کی۔ جو نیویارک کے اخبار فری ورلڈ میں شائع ہوئی ہے۔ اس تقریر میں آپ نے جہاں اور بہت سی باتیں کہیں۔ وہاں یہ بھی کہا۔ کہ:-

"اب جبکہ ہم اس جنگ کے آخری مرحلہ کو شروع کر رہے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم بنی نوع انسان کی دوڑ آزادی کے متعلق اپنے دماغوں کو تازہ کر لیں۔ آزادی کا خیال۔ وہ آزادی جسے امریکی جانتے ہیں۔ اور جو امریکنوں کو بہت عزیز ہے۔ بائیبل سے لیا گیا ہے۔ جس میں افراد کی عظمت و توقیر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ عیسائیت کا صحیح سیاسی مفہوم جمہوریت و احد جمہوریت ہے۔ پرانے عہد نامہ کے پیغمبروں نے سب سے پہلے مجلسی انصاف کا پرچار کیا"

(ملاپ ۲۰۔ دسمبر)

ان الفاظ میں بائیبل اور پرانے عہد نامہ کے پیغمبروں کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس وقت اس کے درست یا نادرست ہونے کے سوال پر بحث مقصود نہیں۔ بلکہ امریکہ ایسی عظیم الشان سلطنت کے وائس پریذیڈنٹ کی مذہب۔ مذہبی کتاب اور پیغمبروں کے ساتھ عقیدت کا اظہار مقصود ہے۔ اس وقت امریکہ اور دیگر اتحادی اقوام جس آزادی کے لئے نبرد آزما ہیں۔ مسٹر ویلیس کا عقیدہ ہے۔ کہ اس کا خیال بائیبل سے لیا گیا ہے۔ گویا وہ تمام امریکن سیاست کی بنیاد اور اصل بائیبل کو قرار دیتے ہیں۔ اور مادہ پرستی کے مرکز میں ایک ایسی قابل اور صاحب دماغ شخصیت کی مذہب کے ساتھ یہ وابستگی خوش کن اور بہت امید افزا ہے۔

انہی دنوں میں ہندوستان کے ایک سیاست دان اور پنجاب کے منسٹر سر چھوٹو رام صاحب نے بھی اپنے ایک مضمون میں مذہب کے بارہ میں بعض خیالات کا اظہار کیا ہے جن کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ "تقسیم پنجاب" کے سوال پر خالص قوم پرستی کے زاویۂ نگاہ سے غور کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"اس دلیل پر فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے پالیٹکس کے گلے میں مذہب کی لعنت کا طوق ہمیشہ کے لئے یا ایک غیر معین عرصہ کے لئے پڑا رہے گا۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایسی صورت میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ ان دو نو مفروضات میں غلطی کا کافی احتمال ہے۔ میری رائے میں تو پولٹیکل میدان میں مذہب گنتی کی مدت کا مہمان ہے۔ یہ چراغ سحری اپنی آخری لپک کے بعد جلد گل ہو جائے گا۔ اور اس کی زندگی کے آخری سانس ختم ہونے میں زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔ ... ... مذہب کا طلسم اس قدرتی تصادم کو زیادہ عرصہ تک روک نہیں سکیگا!!"

(پربھات ۱۷۔ دسمبر)

مذہب کے بارہ میں آزاد اور دوسروں کی آزادی کے لئے لڑنے والے ملک امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ اور صوبہ پنجاب کے وزیر کے خیالات آپ کے سامنے ہیں۔ دونوں میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا امریکن گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ میں ہے یورپ کے سرکردہ مدبر اور سیاستدان تو ہر طرف سے پھر پھرا کر واپس مذہب کی طرف آ رہے ہیں۔ مگر ہندوستان کے بعض مدبر مذہب کے متعلق زیادہ سے زیادہ بُعد کا اظہار تقاضائے سیاست دانی و آزاد خیالی سمجھتے ہیں۔ آنریبل سر چھوٹو رام اگر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سیاسیات کے میدان میں مذہب کا دخل زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ تو انہیں اس خیال کے اظہار سے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ لیکن مذہب کو لعنت بتانا اور ایسے الفاظ میں اس کا ذکر کرنا کہ گویا یہ ایک مصیبت ہے جو ہندوستان کے گلے پڑی ہوئی ہے اور جس کا خاتمہ ملک کی گویا خوش قسمتی ہو گی بالکل غیر ضروری اور غیر متعلق باتیں ہیں۔ جن کا فائدہ تو کوئی نہیں۔ البتہ نقصان ضرور ہے۔ کیونکہ ایسی باتوں سے ادھوری تعلیم رکھنے والے مغرب زدہ نوجوانوں کے فلاح و کامرانی کے رستہ سے اور بھی دور ہٹ جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ امید ہے آنریبل سر چھوٹو رام ہماری ان مخلصانہ گزارشات پر غور کریں گے۔ اور یورپ کی لامذہبیت نے اسے جس مصیبت میں مبتلا اور جہنم میں گرا رکھا ہے۔ اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے غریب ہندوستان کو اس رستہ پر ڈالنے کی کوشش نہ کریں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نابالغی کا زمانہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اس دعوے کے جواب میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ ہم نے ان کی ۱۸۸۸ء کی ایک تحریر شائع کی تھی اور بتایا تھا۔ کہ مولوی صاحب آج سے ۵۴ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفانہ حیثیت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ اب ان کے لئے اس انکار مناسب نہیں۔ جناب مولوی صاحب نے ۱۸ دسمبر کے اہلحدیث میں اس کا جواب دیتے ہوئے اس کو "زمانہ نابالغی کی تحریر" بتایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میں نے اپنی تعلیمی ڈائری دیکھی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ میں اس زمانہ میں ہدایت النحو یا کافیہ پڑھتا تھا!!

مولوی صاحب نے اپنی ۱۸۸۸ء کی تحریر کو زمانہ نابالغی کی ایک تحریر قرار دیا ہے اور یہ بات اپنی تعلیمی ڈائری سے دیکھ کر لکھی ہے لیکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے سیکرٹریان بالغور سے پڑھیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر جماعت کا عہدہ دار کوشش کر رہا ہے۔ کہ تحریک جدید سال نہم کی مکمل فہرست ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء سے پہلے پہلے حضور کے پیش ہو جائے۔ جو عہدہ دار سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی فہرست بذریعہ ڈاک وقت پر نہ پہونچ سکے گی۔ اور وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روحانی فیض سے فیضیاب ہونے کے لئے ۲۴ دسمبر کو دارالامان تشریف لا رہے ہیں۔ وہ یہاں پہونچتے ہی اپنی جماعت کی مکمل فہرست حضور کے پیش کرنے کے لئے دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں جو اس غرض کے لئے ایام جلسہ میں ہر وقت کھلا رہے گا پہونچا دیں۔ تا ۲۵ر دسمبر تک حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہو جائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میں ان تمام دوستوں کا جو میری عیادت کے واسطے تشریف لائے۔ خواہ میں ان سے مل سکا۔ یا طبیعت کی خرابی کی وجہ سے نہ مل سکا۔ اور ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا جو میری صحت یابی کے واسطے دعا کرتے رہے۔ اور ایسے دوستوں کا بھی جو اس خیال سے کہ ان کا آنا میرے لئے تکلیف کا موجب ہو گا تشریف نہیں لائے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح ان دوستوں کا بھی جنہوں نے میرے علاج معالجہ میں تگ و دو کی۔ مجھے بخار ہوئے آج سترھواں دن ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک تو ملیریا بخار ہے۔ اور دوسرا کسی قسم کا میعادی بخار ہے جو اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر دو بخار کم وبیش ہو جاتے ہیں مگر اترتے نہیں۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نہایت توجہ اور محبت سے علاج کر رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی چارہ کار گر نہیں ہو سکتا۔ میں اپنے بزرگان اور احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میری صحت یابی تک دعا کا سلسلہ جاری رکھیں۔ دو جمعہ کی نمازیں اور ایک عید الاضحیہ کی نماز میرے بستر علالت پر پڑے رہنے کی وجہ سے ناغہ ہو گئی ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلسہ سالانہ کی شمولیت سے محروم نہ رکھے۔

فرزند علی ناظر بیت المال

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۲/۱۱ سے ۱۲/۱۵ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۹۳۵۔ سردار محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۹۳۶۔ سکینہ بیگم جھنگ بہاولپور
۱۹۳۷۔ محمد یوسف صاحب جھنگ
۱۹۳۸۔ محمد صدیق صاحب گورداسپور
۱۹۳۹۔ حوالدار عبد الکریم صاحب راولپنڈی
۱۹۴۰۔ برکت بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۴۱۔ غلام محمد صاحب بہاولپور
۱۹۴۲۔ افضل النساء بیگم صاحبہ میسور
۱۹۴۳۔ مستری فتح محمد صاحب بہاولپور
۱۹۴۴۔ وحید الزماں صاحب بنگال
۱۹۴۵۔ کالو میاں صاحب "
۱۹۴۶۔ نور داد صاحب گجرات
۱۹۴۷۔ چناں بی بی صاحبہ "
۱۹۴۸۔ حفاظت علی صاحب جالندھر
۱۹۴۹۔ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ
۱۹۵۰۔ شیر محمد صاحب "
۱۹۵۱۔ عنایت اللہ صاحب "
۱۹۵۲۔ سکینہ بی بی صاحبہ "
۱۹۵۳۔ سرداراں بی بی صاحبہ بنت بڈھا صاحب سیالکوٹ
۱۹۵۴۔ سردار بی بی صاحبہ بنت ہیرا صاحب "
۱۹۵۵۔ زینب النساء صاحبہ اڑیسہ
۱۹۵۶۔ جمعدار محمد یوسف صاحب ضلع گجرات
۱۹۵۷۔ اشرف بیگم صاحبہ "
۱۹۵۸۔ رقیہ بیگم صاحبہ "
۱۹۵۹۔ محمد یونس صاحب گجرات
۱۹۶۰۔ صفیہ بیگم صاحبہ "
۱۹۶۱۔ نسیم اختر صاحبہ
۱۹۶۲۔ کنیز اختر صاحبہ "
۱۹۶۳۔ کریم بخش صاحب گورداسپور
۱۹۶۴۔ حسن بی بی صاحبہ "
۱۹۶۵۔ کالو صاحب "
۱۹۶۶۔ کرم بی بی صاحبہ "
۱۹۶۷۔ انجمن آرا بیگم صاحبہ بنگال
۱۹۶۸۔ جمال خاتون صاحبہ "
۱۹۶۹۔ فاطمہ خاتون صاحبہ "
۱۹۷۰۔ عائشہ خاتون صاحبہ "
۱۹۷۱۔ محمد حسین صاحب "
۱۹۷۲۔ بشیر صاحب ضلع گورداسپور
۱۹۷۳۔ غلام رسول صاحب "
۱۹۷۴۔ جیواں صاحبہ "
۱۹۷۵۔ دین محمد صاحب "
۱۹۷۶۔ نذیر احمد صاحب "
۱۹۷۷۔ غلام قادر صاحب "
۱۹۷۸۔ ہدایت علی صاحب "
۱۹۷۹۔ اسمٰعیل صاحب
۱۹۸۰۔ جمال الدین صاحب "
۱۹۸۱۔ محمد حسین صاحب "
۱۹۸۲۔ محمد فضل الرحمٰن صاحب بنگال
۱۹۸۳۔ سلمیٰ خاتون صاحبہ "
۱۹۸۴۔ خیر النساء صاحبہ
۱۹۸۵۔ شمس النساء صاحبہ " بہار اڑیسہ

جلسہ سالانہ

از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور

ہمارا جلسۂ سالانہ آیا　　نظر پھر جلوۂ جانانہ آیا
ادھر وہ ساقیٔ مستانہ آیا　　ادھر گردش میں پھر پیمانہ آیا
اجازت ہے پیو جی بھر کے مستو
خدا سے جا ملو اللہ پرستو

عقیدت اپنی اپنی لے کے آؤ　　خودی کو بھول کر ایمان پاؤ
دعائیں لو خدا سے لو لگاؤ　　نزاعِ باہمی کو بھول جاؤ
یہاں آنے میں لاکھوں فائدے ہیں
مسیحائے زماں فرما گئے ہیں

یہاں آؤ گے تو یزداں ملے گا　　تمہیں جام مۓ عرفاں ملے گا
نشانِ منزلِ رحماں ملے گا　　محبت کا ہر اک ساماں ملے گا
محبت کے لئے آنا ہے تم کو
عقیدت کے لئے آنا ہے تم کو

ہوئیں قرآں کی تفسیریں یہاں پر　　پڑھو گے پاک تحریریں یہاں پر
فلک پیما ہیں تکبیریں یہاں پر　　سنو گے ایسی تقریریں یہاں پر
کہ جن سے جوش ایمانی بڑھے گا
سرور و حظِ روحانی بڑھے گا

بہر صورت تمہیں آنا ہے لازم　　عقیدت اپنی دکھلانا ہے لازم
مجسم عشق بن جانا ہے لازم　　خدا کا دین پھیلانا ہے لازم
اشاعت ہو گئی ہے فرض تم پر
کہ تم ہو وارثِ علم پیمبر

عزیزو چھوڑ کر غم ہائے دنیا　　یہاں آؤ اگر ہے فکرِ عقبیٰ
خدا کے فضل کا دیکھو تماشا　　پڑھو اختر یہ ارشادِ مسیحا
"زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے"

ہیں (۳) محمد سلیمان صاحب کرنال پر ایک مقدمہ دائر ہے (۴) خانزادہ امیر اللہ خانصاحب اسمٰعیلہ ضلع مردان کے خلاف ایک اپیل دائر ہے (۵) اخوند اقبال محمد خانصاحب مظفر گڑھ نے ایک فوجی عہدہ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ (۶) شیخ نذیر احمد صاحب مولوی فاضل قادیان بیمار ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح مرزا عبد الکریم صاحب دار العلوم قادیان کی لڑکی فہمیدہ بیگم صاحبہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر ابتہاج علی صاحب ولد داروغہ ابتہاج علی صاحب کے ساتھ ۲۱ دسمبر کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے نعم البدل۔ سید محمد سعید سلیم صاحب قادیان کا بچہ محمد نعیم بعمر پونے دو سال ۱۲ دسمبر کو فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل سابق مجاہد البانیہ مغربی افریقہ میں بطور مبلغ بھیجے گئے ہیں۔ ان دنوں سفر کی مشکلات کے پیش نظر احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے خیریت سے پہونچنے اور کامیابی سے اپنے فرض کو ادا کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں (۲) بابو حمید احمد صاحب ہوشیار پور اپنے بیوی بچوں کی دستیابی کے لئے جو برما سے واپسی پر کھوئے گئے ملتجی دعا ہیں

378

درس الحدیث

سُستی اور غفلت کو نزدیک نہ آنے دینا چاہیئے

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عن الزھری یقول دخلت علیٰ انس بن مالک بدمشق وھو یبکی فقلت ما یبکیک فقال لا اعرف شیئًا ممّا ادرکتُ الّا ھٰذہٖ الصّلوٰۃ وھذہ الصلوٰۃ قد ضُیّعت ۔

ترجمہ:۔ زہری رحؒ تابعی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں حضرت انس بن مالک رضؓ صحابی کے ہاں حاضر ہوا وُہ رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا (خیر تو ہے) کیوں رو رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے جو چیزیں (یعنی احکام اسلام) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک میں دیکھیں (اور جن پر ہم کاربند تھے۔) ان میں سے اب کوئی بھی باقی نہیں۔ رہ دے کے نماز رہ گئی تھی۔ وُہ بھی ضائع کر کے ادا کی جا رہی ہے۔

تشریح:۔ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو "سراج منیر" کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو چیز چراغ کے زیادہ قریب ہوگی۔ وُہی زیادہ روشن ہوگی۔ اور جو چیز اس قریبی چیز سے ایک گز دُور ہوگی اس کو اس کی نسبت سے کم روشنی پہونچے گی۔ اسی طرح ہوتے ہوتے جو چیز بہت دُور ہوگی۔ وُہ شائد روشنی کو بالکل ہی نہ پا سکے۔ بعینہٖ عالم روحانیت کی مثال ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ سراجِ منیر اور منبع فیض و نور تھے۔ اس لئے آپ کا زمانہ آنے والے زمانوں سے زیادہ بابرکت تھا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ خیر القرون قرنی۔ تمام زمانوں سے بہتر میرا وقت ہے۔ اس کے بعد اس سے کم پھر اس سے کم ہو کر آہستہ آہستہ وُہ کیفیت نہیں رہے گی۔

اس حدیث میں جس صحابی کا ذکر ہے۔ وُہ اس تغیر زمانہ کو دیکھ رہے تھے۔ نماز جو کہ سرتاج عبادات ہے اس میں خشوع خضوع نہیں رہا۔ گڑگڑا کر خدا سے مناجات کرنا نہیں۔ تہجد کی نماز باقاعدہ نہیں ادا کی جاتی۔ نمازیں باوقات ادا نہیں کی جاتیں وغیرہ وغیرہ

پس یہ امر ضرور ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ کہ بُعد زمانہ ضرور ہوتا رہے گا۔ یہ تو طبعی امر ہے۔ لیکن یہ حدیث ہمیں ہوشیار و بیدار کرتی ہے۔ کہ ہم پر بعد زمانہ کا کوئی اثر نہ ہو۔ غیر احمدیوں اور ہم احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ یہی نہ کہ انہوں نے وقت کے نبی کو نہ مان کر اپنی زندگیوں میں انقلاب اسلامی نہ پیدا کیا لیکن احمدیوں نے ایک ایسے شخص کو قبول کیا۔ جس شخص کو یقین کامل تھا۔ کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت میری مدد کرتا ہے۔ وُہ آج بھی اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کیا کرتا تھا۔

پس ہم احمدیوں کو اس حدیث سے ضرور سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ بُعد زمانہ ہم پر وارد ہو کر کہیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک سے دُور نہ کر دے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سستی اور غفلت دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو بعد زمانہ کی وجہ سے جو کہ طبعی امر ہے لیکن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جو خود اپنی غفلت و سستی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پس ہمارے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو فرمایا:۔ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ۔ یعنی تو ایسا بزرگ ہے۔ کہ تیرا وقت صرف ہماری درگاہ کے سوا کہیں خرچ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس امر کا بین ثبوت موجود ہے۔ کہ آپ نے عدیم الفرصت ہونے کی حالت میں اپنی آخری عمر میں اسّی کتب تصنیف فرمائیں۔ پھر آپ کے ملفوظات پڑھو اس لئے خدا تعالےٰ نے آپ کو فرمایا لا یضاع وقتہ۔ تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اگر تو لوگوں میں بیٹھتا ہے۔ تو انہیں علم دین سے آگاہ کرتا ہے۔ اگر گھر میں ہے۔ تو وہاں بھی یہی مشغلہ جاری ہے۔ کتب تصنیف کی جا رہی ہیں۔ اگر نیند آتی ہے۔ تو سو رہتے ہیں۔ قومك و نومك واحدۃ۔ تیرا سونا جاگنا ایک ہی ہے۔ ہماری مثال اس شخص کی سی نہیں ہونی چاہیئے۔ جس کی تنخواہ معین ہے۔ اور جو سمجھتا ہے۔ کہ میں سستی اور غفلت سے کام کروں۔ یا ہوشیاری سے۔ تنخواہ تو وُہی ملے گی۔ جو میری تنخواہ ہے۔ بلکہ اس دوکاندار یا ٹھیکیدار کی ہونی چاہیئے۔ جو ہر وقت سوچتا رہتا ہے کہ مجھے فلاں جگہ سے بھی منافع حاصل ہو۔ اور فلاں جگہ سے بھی۔ ہمیں کوئی مقرر انعام نہیں ملے گا۔ بلکہ بغیر حساب انعام ملنے والا ہے۔ تو ہم کیوں نہ ہر وقت اس بات کی تگ و دو میں لگے رہیں۔ کہ ہم سے ہر وقت کوئی نہ کوئی نیک کام ہوتا رہے۔ تم نوکر سے دو چار روپے کے عوض اس کے ہاتھوں پیروں سے کام لیتے ہو۔ تو کیا تم پر فرض نہیں۔ جبکہ تمہیں ایسا اجر ملنے والا ہے۔ جو بغیر حساب ہے۔ اپنے ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ ناک اور مونہہ کو ہر وقت خدا کے رستہ میں لگائے رکھو۔ خدا کے راہ میں اپنے وقت کو خرچ کرنے کی اور اس کی فضیلت کی مثال ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ دو شخص مساوی العمل تھے۔ ان میں سے ایک شخص خدا کے راستہ میں شہید ہو گیا۔ دوسرے ہفتہ دوسرا شخص یوں فوت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ ان دونوں میں سے شہید افضل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی اس بات کو رد فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ نہیں۔ بلکہ وُہ شخص افضل ہے۔ جو شہید کے بعد سات دن زندہ رہا۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ خدا تعالےٰ اسے اس کے ان سات دن کے نیک کاموں کا بدلہ نہ دے گا۔ قیامت کے دن خدا پوچھے گا۔ کہ کیا ہم نے تم کو عمر نہ دی تھی۔ کہ تم نیک کام کر سکو۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگین کریں۔ جو فرائض آپ کے تھے۔ وُہی فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں۔

پھر ہمیں اس امر کو بھی ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کہیں بعد زمانہ کی وجہ سے جو طبعی امر ہے۔ ہم پر سستی وغفلت کا دَور نہ آ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں تمام جماعت کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اسی طرح ہمیں بھی تمام جماعت۔ تمام الجھنوں لوگوں کے مقدمات اور مشکلات کے حل ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور دُعا کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھوں سے مہمانوں کو کھانا لا دیتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے بھی فرمایا۔ کہ اطعموا الجائع والمعتر۔ اسی طرح ہمیں بھی مہمانوں کی خدمت پورے ذوق اور شوق سے ثواب سمجھتے ہوئے کرنی چاہیئے۔

پس ہمیں آج سے ہی اس بات کا مصمّم۔ واثق۔ اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ ارادہ کرنا چاہیئے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک فرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر چلنے کی پُوری کوشش کرے گا۔ خدا تعالےٰ مجھے اور آپ سب کو اس امر کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اللھم صل علیٰ محمد وبارک وسلم انّک حمید مجید۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ حیفا کے پریذیڈنٹ شیخ علی القزق کا انتقال

برادرم السید رشدی البسطی سیکرٹری جماعت احمدیہ حیفا کے مکتوب سے یہ نہایت افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ فلسطین کے اولین احمدیوں میں سے ممتاز بزرگ حضرت شیخ علی القزق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے قریباً ساٹھ سال کی عمر پائی ہے جب مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دمشق کے سانحہ کے بعد حیفا جانے کا ارشاد فرمایا۔ اور جناب مولوی صاحب نے حیفا میں تبلیغ احمدیت شروع کی۔ تو بہت جلد شیخ علی القزق سلسلہ میں داخل ہو گئے آپ صوفی مشرب اور فرقہ شاذلیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس فرقہ کے لوگوں کو ظاہر پرست علماء سے نفرت تھی۔ ان کا موجودہ مرکز عکا میں ہے۔ انہوں نے بیان کیا تھا۔ کہ ان کے ایک زعیم کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے دعوتی خط بھی ملا تھا۔ اور اس وقت کے ان کے صوفی لیڈر نے انہیں بتایا تھا۔ کہ یہ خط تمہیں کام آئے گا۔ اور مہدی علیہ السلام کی دعوت حیفا سے ظاہر ہوگی۔ اس قسم کے صوفیانہ اشارات کے ماتحت فرقہ شاذلیہ میں سے نیک دل لوگوں نے جب احمدیت کے پیغام کو سنا۔ تو وہ جلد ایمان لے آئے۔ اہل کبابیر بھی اس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ شیخ علی القزق ایک معزز گھرانے سے تھے۔ ان کے ایک بھائی سلسلہ میں داخل نہ ہوئے تھے۔ یہ ان کو ہمیشہ تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ آپ ایک نہایت درجہ غیور احمدی تھے سلسلہ کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے بہت ہی عقیدت تھی ہمیشہ حضور کی کامیابی کے لئے دعا کرتے تھے۔ جس دن ڈاک ہندوستان سے جاتی تو پہلی خبر یہ پوچھتے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق کیا اطلاع ہے۔ نہایت زاہد اور متوکل انسان تھے۔ ریلوے میں ملازم تھے۔ مگر آخر ریٹائر ہو چکے تھے۔ اس وقت ان کی انتہائی خواہش یہ تھی کہ قادیان ہجرت کر کے چلے جائیں۔ مجھ سے بارہا اس نیت کا ذکر کیا۔ چنانچہ جب میں ۱۹۳۶ء میں ہندوستان واپس آنے لگا۔ تو رو کر کہنے لگے۔ کہ وہ دن کب آئے گا۔ جب ہم بھی دارالامان روانہ ہونگے۔ انہیں جملہ مبلغین و خادمان دین سے للہی محبت تھی۔ میرے قیام فلسطین کے عرصہ میں روزانہ بلاناغہ تشریف لاتے۔ اور جب کبھی نہ آئیں۔ تو میں سمجھتا کہ بیمار ہوں گے۔ میں ان کے مکان پر پہونچتا۔ دوستی اور للہی محبت کو آخر تک نبھانے والے بزرگ تھے۔ خط و کتابت کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔ میری بعض مجبوریوں کے باعث انہیں بجا شکوہ تھا۔ کہ آپ کیطرف سے خط دیر سے اور کم آتے ہیں۔ شیخ علی القزق رضؓ نے سلسلہ کی خدمت کی ہر تحریک میں حصہ لیا اور احمدیت کے نام کو بلند کرنے کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں کھویا۔ مرحوم سن رسیدہ ہونے کے باوجود جفاکش اور شگفتہ دل تھے۔ ان کا ایک برجستہ جواب مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ ایک مرتبہ میرے پاس نابلس کے چند اساتذہ آئے تھے۔ ان سے وفات مسیح علیہ السلام پر سلسلہ گفتگو شروع تھا۔ حضرت شیخ علی مرحوم بھی موجود تھے۔ اساتذہ میں سے ایک نے کہا۔ کہ آپ ہمیں بتائیں۔ کہ حضرت عیسےٰ کی قبر کہاں ہے۔ میں نے کہا کہ کشمیر میں اور اس پر دلیل قرآنی و آوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین میں موجود ہے۔ وہ نوجوان استاد تعجب اور حقارت آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔ کہ حضرت عیسےٰ فلسطین سے اتنی دور کشمیر میں کیسے چلے گئے؟ میں ابھی جواب دینے نہ پایا تھا۔ کہ مرحوم جلد بول اٹھے۔ اور اسے کہنے لگے ھل کانت بلاد الکشامرۃ ابعد من السماء کہ کیا کشمیر کا ملک آسمان سے بھی دور ہے۔ اس پر سب ہنس پڑے۔ اور اس شخص کو شرمندہ ہو کر خاموش ہونا پڑا۔ شیخ علی مرحوم کو اللہ تعالےٰ نے دینی امور میں نہایت عمدہ فراست عطا فرمائی تھی۔ اور جرأت اور دلیری سے دین کا پیغام پہونچانا ان کا مرغوب مشغلہ تھا۔ ان کے گھر ۲ سے کبابیر اڑھائی تین میل کے بلند پہاڑ پر واقع تھا۔ مگر جب مدرسہ احمدیہ وہاں قائم ہوا۔ تو اپنے چھوٹے بچے عبدالوہاب کو وہاں داخل کیا۔ اور خود اس کے ساتھ جاتے تھے۔ احمدیہ مطبع میں اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے۔ ان کے بڑے بیٹے السید خضر آفندی القزق جماعت کے سیکرٹری مال ہیں۔ الشیخ علی القزق کے تینوں بیٹے نہایت مخلص اور سلسلہ کے خادم ہیں۔ ان کا گھر احمدیت کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ سب احباب سے عاجزانہ التجا ہے۔ کہ اپنے اس دور افتادہ [illegible] بزرگ بھائی کا جو درحقیقت ابدال الشام میں سے تھا جنازۂ غائب پڑھیں۔ اور ان کے لئے جنت الفردوس کی دعا کریں۔ اے اللہ تو شیخ علی کو اپنی آغوش رحمت میں لے۔ اور اپنے خاص فضل کا مورد بنا۔ ان کی جملہ اولاد پر رحم فرما۔ اور اس سرزمین میں احمدیت کو جلد از جلد ترقی عطا فرما۔ آمین

خاکسار دلفگار۔ ابوالعطاء جالندھری

ویدوں کا ترجمہ کرنیوالے علماء کیسے ہوں

نومبر ۴۲ء کے آخر میں آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں ایک تجویز یہ پیش کی گئی تھی۔ کہ

"آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ ویدوں کا انگریزی میں ترجمہ کرے۔ ویدوں کے گیان سے ہی سنسار کی مکتی ہوگی۔" (ملاپ ۳۰ نومبر)

"الفضل" (۴ دسمبر) میں اس تجویز کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے جہاں اس کی تائید کی گئی۔ وہاں یہ بھی مشورہ آریہ سماج کو دیا گیا تھا۔ کہ "وہ ان کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا بھی کوئی انتظام کریں۔"

جیسا کہ آریہ سماج کے جلسوں میں بعض تقاریر میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اس سے قبل بھی ویدوں کے بعض تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ مگر آریہ سماج کو ان سے اتفاق نہیں کیونکہ وہ غیروں نے کئے ہیں۔ اور اب جب کہ وہ خود اپنے اہتمام سے اور ویدک علماء کے ذریعہ قابل اعتماد تراجم کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ہم از راہ خیر خواہی ان کی خدمت میں سوامی دیانند صاحب کی بعض ہدایات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے ویدوں کے علوم کے حصول کے بارہ میں دی ہیں:۔

آپ فرماتے ہیں۔

اول "درحقیقت جب تین فاضل ادیب یعنی ماں باپ اور اچاریہ ہوں تبھی انسان عالم ہوتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۲ صفحہ ۳۷)

دوم۔ ویدک علوم کے حصول کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ برہمچریہ کی اعلےٰ قسم اختیار کی گئی ہو۔ اور سوامی دیانند جی لکھتے ہیں:۔

"اعلےٰ برہمچریہ ۴۸ برس تک کا ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کے پرانجس میں ہو کر سب علوم حاصل ہوتے ہیں۔"

(ستیارتھ پرکاش باب ۳ صفحہ ۶۰)

سوم۔ ویدوں کے مترجم کے لئے ضروری ہے کہ اس نے بقول دیانند جی:۔

"اعلےٰ برہمچریہ کو قائم رکھ کے مکمل یعنی ۴۰۰ برس تک عمر کو بڑھایا ہوا ہو" (ستیارتھ پرکاش باب ۳ صفحہ ۶۰)

چہارم۔ سوامی جی لکھتے ہیں۔ "آٹھ برس کی عمر کا ہو کر ۳۶ ویں سال تک یعنی ایک ایک وید معہ انگ اپانگ پڑھنے میں ۱۲، ۱۲ برس مل کر ۳۶ برس اور ۸ مل کر ۴۴ یا ۱۸ برس کا برہمچریہ اور ۸ سابق ملکر ۲۶ یا ۹ سال یا جب تک علم کامل طور پر حاصل نہ کرے۔ تب تک برہمچریہ رکھے۔ منو ادھیائے ۳ شلوک ۱" (ستیارتھ پرکاش باب ۳ صفحہ ۵۸)

ظاہر ہے کہ پنڈت دیانند جی نے اس جگہ ہر ایک وید پڑھنے وغیرہ کے لئے ۱۲ برس کی مدت لکھی ہے۔ گویا چاروں ویدوں کے پڑھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وید کے ترجمہ کرنے والے نے پہلے ۴۸ برس صرف چاروں وید پڑھنے پر صرف کئے ہوں۔ پس آریہ سماج کو ویدوں کے تراجم کرانے کے لئے ایسے علماء کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ جو ان جملہ ہدایات کی پوری پابندی کر چکے ہوں۔ ورنہ تراجم کا غیر تو غیر اپنوں پر بھی کچھ اثر نہ ہوگا۔ خاکسار [illegible] قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

379

سامانہ (ریاست پٹیالہ) میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۲۹ و ۳۰ نومبر و یکم دسمبر کو جماعت ہذا کا جلسہ تھا۔ جس میں شرکت کے لئے مولوی عبد المالک خان صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب و گیانی عباد اللہ صاحب ۲۷ر نومبر کو سامانہ تشریف لائے۔ ۲۸ر تاریخ کو بعد نماز فجر مولوی عبد المالک خانصاحب نے احمدی مردوں اور عورتوں کے اجتماع میں تربیتی لیکچر دیا۔ آپ اپنے ایام قیام میں روزانہ بعد نماز فجر درس قرآن کریم دیتے رہے۔ ۲۹ر نومبر کو پہلے اجلاس میں مولوی عبد المالک خانصاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی غرض پر تقریر کی۔

دوسرے اجلاس میں پہلی تقریر ہندو مسلم اتحاد پر مہاشہ محمد عمر صاحب نے کی۔ اور قرآن کریم و سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پیغام صلح و چشمہ معرفت سے متعدد طریق بیان کئے۔ جو دونوں قوموں کے اتحاد کا موجب ہیں۔ آپ کی تقریر کا خدا کے فضل سے ہندو اصحاب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور ایک ہندو معزز نے امیر صاحب جماعت احمدیہ سامانہ کو بلا کر کچھ روپے بطور اظہار خوشنودی باصرار دیئے۔ آپ کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے قرآن کریم اور گرو گرنتھ صاحب سے وہ اصول پیش کئے۔ جن پر دونوں قومیں عمل کر کے باہمی میل ملاپ سے زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ آپ کی تقریر کا بہت اچھا اثر پڑا۔ اس جلسہ میں حکام ریاست بھی شریک ہوئے۔

۳۰ر نومبر کو پہلے اجلاس میں گیانی عباد اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام اعلیٰ و ارفع کو احمدی نقطۂ نگاہ سے پیش کیا۔ اس کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے انہی عقائد پر قائم ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے۔

دوسرے اجلاس میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے "موجودہ دنیا کی مشکلات کا حل" کے موضوع پر۔ اور مولوی عبد المالک خانصاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد ہی حقیقی اسلام ہے۔ کے مضمون پر تقریر کی۔

یکم دسمبر کو اجلاس اول میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے "صداقت اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر گیانی عباد اللہ صاحب نے "موجودہ جنگ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے بعض سوالات کا جو ان پیشگوئیوں کے بارے میں عموماً کئے جاتے ہیں جواب دیئے۔

دوسرے اجلاس میں مولوی عبد المالک خان صاحب نے "مصلح موعود" کی پیشگوئی پر ایک مبسوط و مدلل تقریر کی۔ جس میں آپ نے بدلائل پیشگوئی کے تمام پیش کردہ نشانات کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات پر چسپاں کر کے ثابت کیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس کا بہت اچھا اثر پڑا بلکہ غیر احمدیوں نے بھی اس تفصیلی پیشگوئی کو سنکر معترضین کی اس ہرزہ سرائی کو ناپسند کیا جو وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات کے بارے میں پھیلانے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔

سامانہ کا یہ جلسہ ایسا کامیاب ہوا۔ کہ اس سے پہلے ایسا کامیاب جلسہ نہیں ہوا تھا۔ مبلغین کا طرز کلام محبت آمیز تھا جس کو حکام اور پبلک نے بہت پسند کیا مختلف اوقات میں شہر کے ہندو مسلم و غیر مبائع اصحاب مبلغین سے ملاقات و گفتگو کے لئے آتے رہے۔

(خاکسار حبیب الرحمان احمدی سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ سامانہ)

رسالہ "فرقان" کی خریداری خود منظور فرمائیں۔ غیر مبائع اصحاب کے نام جاری کرائیں۔

منیجر رسالہ فرقان

درویشانِ رقاص

مولانا رومؒ کے پیروان کی کافی تعداد اس وقت تک ٹرکی کے مختلف شہروں میں پائی جاتی ہے۔ اپنی مجالس کے باقاعدہ قائم کرنے کے لحاظ سے ان کا مرکز استنبول میں ہے۔ اپنے تعلق عقیدت کی یادگار تازہ رکھنے کے لئے یہ لوگ ہر جمعہ مجلس سماع قائم کرتے ہیں۔ بلادِ یورپ میں یہ لوگ درویشانِ رقاص کے نام سے مشہور ہیں۔ جس وقت یہ مجلس قائم کرتے ہیں اجنبیوں کو بھی برآمدہ میں کھڑے ہو کر دیکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ درویش اسے ایک ذریعہ آمد بنائے ہوئے ہیں۔ غیر ممالک کے سیاح عموماً ہر جمعہ یہ رقص دیکھنے کے لئے آموجود ہوتے ہیں۔ اس مجلس کی صورت یہ ہے کہ دو تین آدمی رہنما درویشوں میں سے ساز بجاتے ہیں۔ اور باقی پشواز نما جامے پہن کر رقص کرتے ہیں۔ مگر حالت رقص میں وہ بے خود نہیں ہوتے۔ اس کی ابتدا کی نسبت گمان کیا جاتا ہے کہ صاحبانِ حال فرط بے خودی سے رقص میں آتے تھے۔ لیکن بعد میں آنیوالے یارانِ طریقت نے اسے ایک فن بنالیا ہے۔ اور بیٹھے بیٹھے جھٹ اٹھ کر ساز کی آواز کے ساتھ دست و پا کی حرکات کو ملاتے ہیں اور رقص کرنے لگتے ہیں۔ جس کی ایک بھونڈی سی شکل ہندوستان میں ساز کی آواز پر حال کھیلنے والوں میں پائی جاتی ہے جو درویش اس مجلس سماع میں حصہ نہیں لیتے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ مولانا روم کا یہ منشا نہ تھا کہ اُن کے سب پیرو بغیر صاحب حال ہونے کے یُوں رقص کریں۔ بلکہ آپ ایک دفعہ تنہا بیٹھے تھے کہ حالت وجد میں اٹھ کر رقص کرنے لگے۔ دو چار مرید جو آئے۔ انہوں نے مرشد کو دیکھ کر تقلید کی۔ کچھ دیر کے بعد جب مولانا ہوش میں آئے۔ تو مریدوں کو اپنے گرد ناچتے پایا۔ ہنسے اور ارشاد کیا۔ "میں نے تو کچھ دیکھا تھا۔ اس لئے خوشی کے مارے ناچنے لگا۔ تم نے کیا دیکھا ہے۔ جو ناچنے لگے ہو" اسی نقطہ کو واضح کرنے کے لئے مثنوی شریف میں ایک لومڑی کی حکایت بھی ہے کہ اس نے اپنے حیلے سے شیر کو کوئیں میں گرا دیا تھا۔ اور کوئیں کے گرد خوشی سے ناچ رہی تھی۔ جنگل کے اور جانور آئے۔ اور اسے دیکھ کر ناچنے لگے۔ تو اس نے انہیں کہا کہ میں تو کچھ دیکھ کر ناچ رہی ہوں۔ تم بے دیکھے بھالے۔ اور بے جانے بوجھے کیا کر رہے ہو۔ انکا خیال ہے کہ اس حکایت میں مولانا نے اپنے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مگر درویشان رقاص اس کی ہدایت کی طرف سے بے پروا ہیں۔ اس طریقت کے درویشوں کا ایک خاص لباس ہے۔ جس میں سندہ کی لمبی ٹوپی خاکی رنگ کی خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے۔ اور وہ ہر جگہ اسی اپنی وردی سے پہچانے جاتے ہیں۔ (ماخوذ)

خاکسار مرزا عطاء اللہ۔ دار الرحمت قادیان

ایک احمدی نوجوان گریجویٹ کا شاندار کارنامہ

ہر احمدی کو کس قدر تبلیغ کا جوش دکھانا چاہیئے۔ اور اس فرض کو کس طرح ایک پُر جوش احمدی گریجویٹ نے پُورا کیا۔

اسے ایک دلچسپ کہانی کے ذریعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق قلمبند کیا گیا ہے۔ جس میں روز مرہ کی تبلیغ میں کام آنیوالے بیشمار حوالجات کا ذخیرہ ہے۔ جن کے ذریعہ ایک احمدی نوجوان خلیل احمدؐ نے اپنے دوستوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالکر احمدیت کے نور سے منور کیا۔ یہ سب کچھ معلوم کرنے کے لئے کتاب "خلیل احمدؐ" پڑھیئے۔ اور تبلیغ کے لئے تقسیم کیجیئے۔ دفتر نشر و اشاعت۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت و دیگر کتب فروشان قادیان سے طلب فرمائیں۔ قیمت ۸ر

چارٹ مطالبات تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "اس سکیم کے چارٹ تیار کروائے جائیں اور پھر انہیں ساری جماعت میں پھیلا دیا جائے" تحریک جدید دورِ اول کے انیس اور دور ثانی کے سات مطالبات بصورت چارٹ مرتب کر کے طبع کروائے۔ یہ چارٹ اس طرح خوشنما طریق پر چھپوا دیا گیا ہے کہ احباب اسے مساجد میں اور گھروں میں گتوں پر چسپاں کر کے ایسی جگہ آویزاں کر سکیں کہ بار بار نظر پڑتی رہے۔ اور جملہ مطالبات ذہن نشین رہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر قائدین۔ اور دیگر احباب بصورت گنجائش اسے دفتر خدام الاحمدیہ اندرون شہر اور کیمپ بیرون شہر نزد جلسہ گاہ سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ (خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذریعہ نہیں۔ جو ہمیں حضور کے پاک کلمات اور حضور اور خاندان نبوت کے افراد کی صحت قادیان و جماعت کے حالات و دیگر کوائف

سے اطلاع دے۔ دعا کی درخواست ہے۔
سردار بشیر احمد از عدن "
ہم سردار صاحب کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے

الفضل کی نہ صرف خود اعانت فرمائی۔ بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی تحریک فرمائی۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اس غریب الوطنی میں اللہ تعالیٰ ان سب اصحاب کے ساتھ ہو۔ اور انہیں خدمت دین کا

الفضل کی خدمات کا اعتراف

جناب سردار بشیر احمد صاحب (ابن جناب سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان) نے عدن سے چار روپے آٹھ آنے بطور اعانت ارسال فرماتے ہوئے لکھا ہے:-

"پچھلے جمعہ خاکسار نے الفضل کی اعانت کے لئے دوستوں سے درخواست کی۔ اور خود خاکسار نے ایک روپیہ دو آنے پیش کئے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب نے اعانت میں حصہ لیا۔

	روپے - آنے - پائی
خاکسار بشیر احمد	۱ — ۲ — ۰
ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب	۱ — ۰ — ۰
بابو عبدالغفور صاحب	۰ — ۸ — ۰
ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب بشیری	۱ — ۰ — ۰
ڈاکٹر محمد اختر صاحب	۱ — ۰ — ۰
کل میزان	۴ — ۱۰ — ۰
منی آرڈر فیس	۰ — ۲ — ۰
باقی	۴ — ۸ — ۰

یاد رہے۔ یہ الفضل کی قیمت نہیں بلکہ صرف الفضل کی بیش بہا خدمات کے اعتراف میں اعانت کے طور پر حقیر پیش کش ہے۔ ہم لوگ جو دور دراز ملک میں بیٹھے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قادیان کی پاک بستی سے بہت دور ہیں۔ سوائے الفضل کے اور کوئی

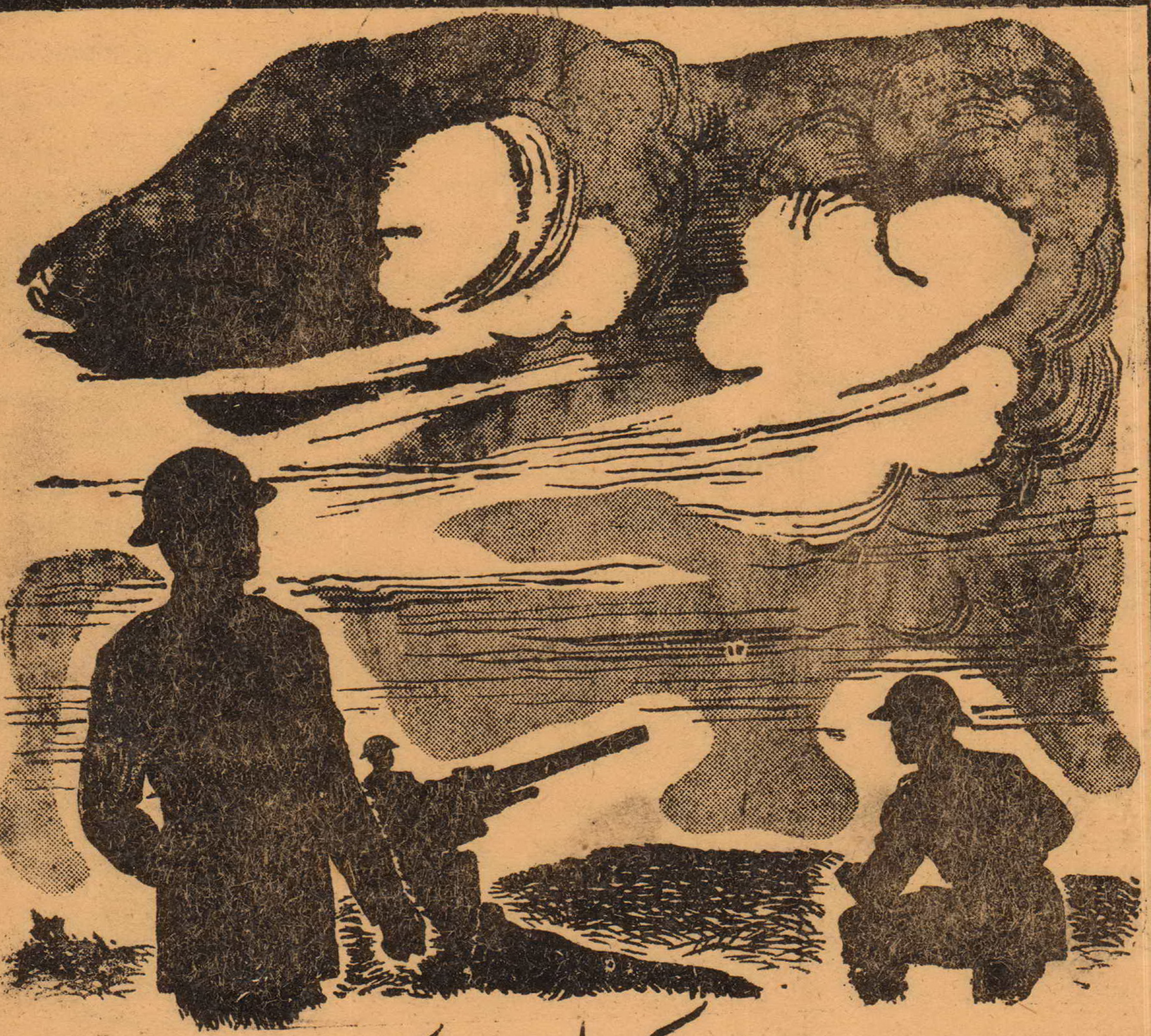

جاپان کو ڈرا دیجئے!

یہ بیشمار ہتھیاروں کی جنگ ہے۔ توپیں، ٹینک، بحری جہاز، ہوائی جہاز، یہی لڑائی کے ہتھیار سمجھے جاتے ہیں۔ بھروسہ۔ پکا ارادہ اور کفایت شعاری ایسے لوگ کم جانتے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی اتنی ہی اہم ہیں، جتنے ہتھیار۔

ہندوستان کے بچاؤ کیلئے فوجوں کو ہر اس چیز کی ضرورت ہے، جو انہیں مل سکے۔ نہ صرف یہ کہ انہیں ایسی چیزیں چاہئیں۔ جیسے لاریاں، ریڈیو، کپڑے۔ کوئلہ۔ فولاد اور زنک۔ بلکہ ایسی چیزیں بھی۔ جیسے صابن اور منجن۔ انہیں وہ چیزیں درکار ہیں جنہیں ہم روزمرہ بازار میں خریدتے ہیں۔ ہمیں اپنے ہی بچانے والوں سے دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ آیئے ہم بغیر چیزوں ہی کے گزارہ کریں۔ نئی چیزیں جہاں تک ہو سکے کم خریدیں۔ اسطرح ہمیں اس چیز کے حاصل کرنیکا یقین ہو سکتا ہے، جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ یعنی فتح۔

یہی کامل جنگ ہے، جسے ہمارے دشمن تو خوب جانتے ہیں۔ لیکن ہم اب تک پوری طرح نہیں سمجھے۔ اگر ایک بار ہم جاپانیوں کو یہ محسوس کرا دیں کہ ہم انکا مقابلہ کامل جدوجہد کے ساتھ کر رہے ہیں۔ تو گویا ہم ایک ایسی توپ چلائیں گے جس کا گولا ہندوستان سے چل کر جاپان میں پھٹے گا۔ اور ہمارے دشمنوں میں تہلکہ و تباہی بپا کر دیگا۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ

یا ڈیفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔

بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے

ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

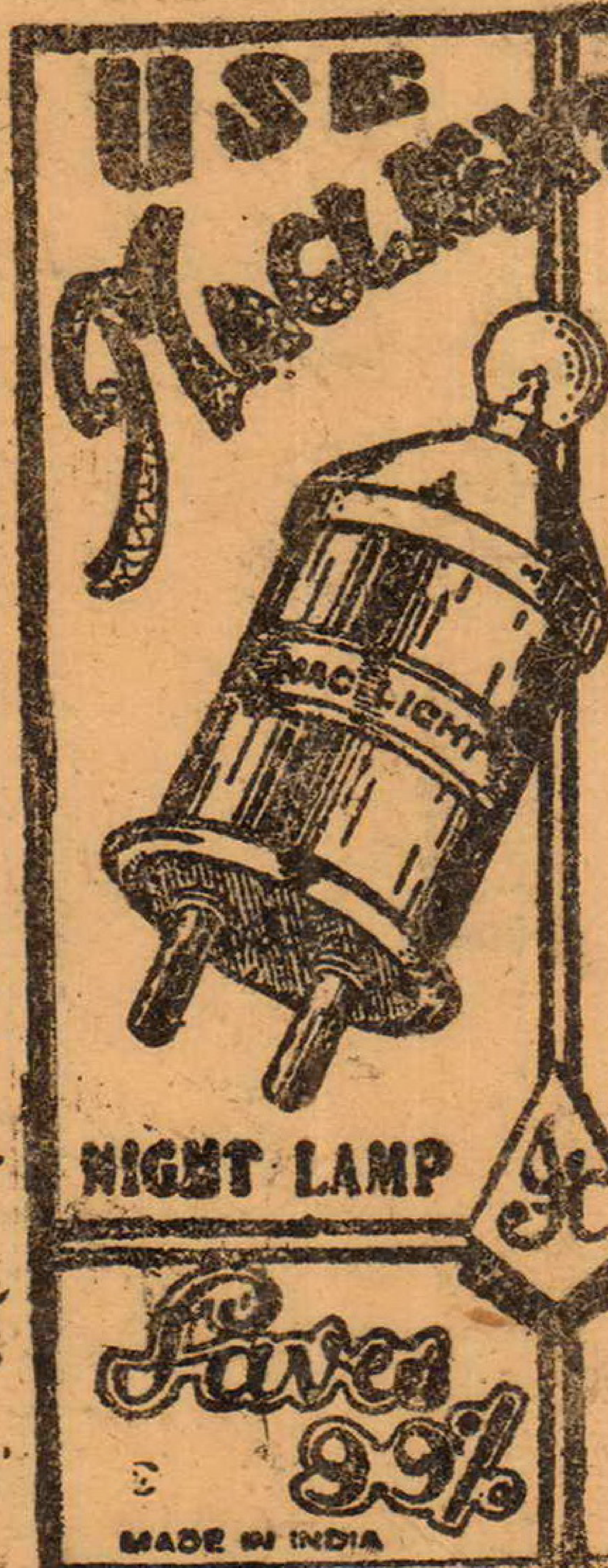

B. 119

380

دواخانہ خدمتِ خلق کی ادویہ میں

جلسہ سالانہ کیلئے رعایت

نئے سال سے قیمتوں میں اضافہ

دواخانہ خدمتِ خلق کی مرکبات پر ۲۳ دسمبر ۱۹۴۲ء سے یکم جنوری ۱۹۴۳ء دس دنوں کے لئے باوجود گرانی کے ۲ر فی روپیہ رعایت کی جاتی ہے۔ آئندہ سال کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲ جنوری ۱۹۴۳ء سے اور اس کے بعد قیمتوں میں ۲ر فی روپیہ اضافہ ہو جائیگا۔ کیونکہ مفرد ادویہ کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اس وقت سے پہلے جتنا فائدہ اٹھانا چاہیں اٹھالیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بیاض کے تمام نسخہ جات تیار کروائے جاسکتے ہیں۔ نیز ہمارے دواخانہ میں شریفی خاندان کے تمام نسخہ جات بھی تیار کرائے جاسکتے ہیں۔ طبی مشورہ بھی مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔ فہرست ادویہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ شفا بخش
ملیریا کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت یکصد قرص ۱۵ر

۲۔ تریاق کبیر
گھر کا ڈاکٹر۔ ہر مرض کی دوا ہے۔ رعایتی قیمت بڑی شیشی ۵ ؏ درمیانی شیشی ۱۲ر ۔ چھوٹی شیشی ۷ر

۳۔ معجون نوفل
سیلان الرحم کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت چار تولہ ۱۵ر

۴۔ اکسیر شباب
کھوئی ہوئی طاقت کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت مکمل کورس ۱۱ر

۵۔ حبوب جوانی
مولد جوہر حیات ہے۔ رعایتی قیمت پچاس گولیاں ۱۲ر

۶۔ حب مروارید عنبری
اعضاء رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت ۸۰ گولیاں ۱۲ر

۷۔ معجون مقوی
حرارت غریزی کے بڑھانے اور طاقت کیلئے نہایت مجرب دوا ہے رعایتی قیمت چار تولہ ۱۵ر

۸۔ زد جام عشق
طاقت کے لئے اکسیر ہے۔ رعایتی قیمت چالیس گولیاں ۱۱ر

۹۔ سفوف ذیابیطس
ذیابیطس کی مرض کو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ رعایتی قیمت ۱۵ تولے ۱۲ر

۱۰۔ سرمہ ممیرا خاص
جملہ امراض چشم کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت فی تولہ ۱۲ر ۔ چھ ماشہ ۳ر ۔ تین ماشہ ۹ر

۱۱۔ سرمہ اکسیر چشم
پڑبال گرو کیلئے نیز نظر کی کمزوری کیلئے لاثانی دوا ہے۔ رعایتی قیمت فی تولہ ۵ر ۔ ۶ ماشہ ۱۲ر ۔ ۳ ماشہ ۱۱ر

۱۲۔ حب جنون
مٹیریا اور جنون کیلئے از حد مفید ہے۔ رعایتی قیمت مکمل کورس ۱۴ر

۱۳۔ اکسیر نزلہ
پرانے نزلہ کیلئے اکسیر ہے۔ رعایتی قیمت یکصد گولی ۱۲ر

۱۴۔ سفوف جند
ماہواری کی کمی کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت فی تولہ ۷ر

۱۵۔ اکسیر جنین
اٹھرا کی مرض کو دور کرنے کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت فی تولہ ۱۲ر

۱۶۔ ہمارر و نسوال
اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۱ر

۱۷۔ معجون کہربا
کثرت الطمث کے لئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت فی تولہ ۷ر

۱۸۔ حب لیساک
دمہ کھانسی کیلئے بہترین دوا ہے۔ رعایتی قیمت یکصد گولی ۱۲ر

۱۹۔ دوائی فضل الٰہی
نرینہ اولاد کیلئے نہایت مجرب دوا ہے۔ رعایتی قیمت مکمل کورس ۱۱ر

۲۰۔ حب کبابہ
بلڈ پریشر کی کمی کیلئے نہایت مجرب دوا ہے۔ رعایتی قیمت یکصد گولی ۱۲ر

۲۱۔ تریاق سل
سل کے لئے نہایت مجرب دوا ہے۔ رعایتی قیمت ۸ خوراک ۱۵ر

ان کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ معجون فلاسفہ۔ جوارش جالینوس۔ برشعثا۔ قرص ترنجبین۔ نمک سلیمانی۔ نمک داؤدی وغیرہ مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان۔ پنجاب

سرمہ ہو تو ایسا

صرف کارخانہ ہی یہ نہیں کہتا۔ کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری (رتوندا) ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ بلکہ وہ ہستیاں جو اپنی رائے کا اظہار پورا اطمینان اور غور و خوض کے بعد کرتی ہیں۔ وہ بھی اس سرمہ کی غیر معمولی مداح ہیں۔ سچ ہے۔ ؏ "مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی رائے مبارک

صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ کہ:۔
"میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اُسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

ناظر صاحب بیت المال کی تصدیق

جناب مولوی فرزند علی خانصاحب ناظر بیت المال اپنے ایک گرامی نامہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "مجھے کچھ عرصہ سے آنکھوں میں خارش کی شکایت تھی جسکے لئے مختلف علاج کئے گئے۔ اور لائق ڈاکٹروں سے مشورہ بھی لیا۔ مگر بے سود ثابت ہوا آخر کار موتی سرمہ کے استعمال سے بفضل الٰہی میری تکلیف جاتی رہی۔ اور اب میں اس سرمہ کو باقاعدہ استعمال کرنے میں راحت پاتا ہوں۔"

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲ر ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

حب جواہرات عنبری

طاقت کی لاثانی دوا

ان گولیوں کے استعمال سے جسم میں چستی بھوک میں اضافہ اور دل و دماغ کو طاقت پہنچتی ہے۔ بے ضرر اور زود اثر ادویات کا نہایت قیمتی مرکب ہے۔ ان سے خون کی تولید بکثرت ہوتی ہے۔ اور پٹھوں میں طاقت آتی ہے ضعف جنسی کے مریضوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اعصاب میں برقی رو کی طرح اثر کرتی ہے۔ اصل قیمت چالیس گولی پانچ روپے۔ رعایتی تین روپے ۱۲ر

نوٹ:۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ہماری مجرب اور مستند ادویات میں گذشتہ سالوں کی طرح ۲۵ فیصدی رعایت ہوگی۔

مینیجر ویدک یونانی دواخانہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۱؍دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰؍دسمبر کی رات کو جاپانی طیاروں نے کلکتہ کے رقبہ پر حملہ کیا۔ ۱۰ بجکر ۱۷ منٹ پر فضائی حملے کے خطرہ کا الارم کیا گیا اور دو گھنٹے تک خطرہ قائم رہا۔ جاپانی طیاروں نے کچھ بم وسیع رقبہ پر گرائے شہریوں کا بہت معمولی نقصان جان ہوا۔ اور دوسرا نقصان بھی بہت معمولی ہے۔ کوئی فوجی ہلاک نہیں ہوا۔ اور فوجی مقامات کا بھی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ شہر کی بیرونی بستیوں پر بم گرائے گئے۔ شہر میں خطرے کا الارم ہوا لیکن کوئی بم نہیں گرایا گیا۔ حملہ آور طیارے بہت بلندی پر پرواز کرتے رہے۔ اتحادی شکاری طیارے فوراً فضا میں پہنچ گئے۔ اور بہت بڑی تعداد میں شہر پر گشت اور پرواز کرتے رہے۔ شہر کے باشندوں نے کسی پریشانی یا خوف و ہراس کا اظہار نہیں کیا۔ شہر میں بلیک آؤٹ بہت مؤثر ثابت ہوا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جاپانی طیاروں نے رات کے وقت حملہ کیا ہے۔

قاہرہ ۲۱؍دسمبر۔ جرنیل رومیل کی فوجیں ابھی تک بھاگ رہی ہیں۔ سلطان کے قریب محوری اور اتحادی فوجوں میں خون ریز جنگ ہوئی۔ جس میں رومیل کے سپاہیوں کا بھاری نقصان ہوا۔ جرنیل منٹگمری کی فوجیں مرسہ ایتا سے صرف تیس میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ یہاں محوریوں نے دفاعی مورچے بنا رکھے ہیں۔ سلطان کے قریب جرمن فوج سے بھری ہوئی ایک ریل گاڑی کو تباہ کر دیا گیا۔ رومیل کی فوجیں بارودی سرنگیں بچھاتی ہوئی پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ برطانی فوجوں کا ایک حصہ سرنگیں صاف کرنے کا کام بڑی تیزی سے کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۱؍دسمبر۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ سینکڑوں امریکی اور برطانی طیاروں نے جن کے ساتھ شکاری طیارے اور اڑن قلعے بھی تھے شمالی مغربی جرمنی۔ فرانس اور ہالینڈ پر شدید بمباری کی۔ امریکی طیارے دو دو سو میل تک جرمنی کے اندر گھس گئے اور فضائی اڈوں صنعتی مرکزوں ریلوے لائنوں اور گاڑیوں کو بمباری کا نشانہ بنایا۔

سٹاک ہالم ۲۱؍دسمبر۔ ایک اور بہت بڑی روسی فوج نے ورونیش سے ساٹھ میل شمال میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اس حملے کی وجہ سے ایک بہت بڑی جرمن فوج کے گھیرے میں آجانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۱؍دسمبر۔ روسی فوج نے ورونیش راسٹوف ریلوے لائن کو میلروف کے اہم ترین جنکشن سے ۲۵ میل شمال میں کاٹ دیا ہے۔ پانچ دن ہوئے کہ روسی فوج نے دریائے ڈان کو عبور کیا تھا۔ وہ فتح پر فتح حاصل کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے جرمن فوج کو مکمل طور پر جنوب مغرب کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔

الجیریا ۲۱؍دسمبر۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امیر البحر ڈارلان کی اپیل پر افریقی بندرگاہوں میں جو تجارتی فرانسیسی جہاز تھے وہ برطانی بیڑے سے آملے ہیں۔ اس طرح اتحادی بحری بیڑے میں ایک قابل قدر اضافہ ہو گیا ہے۔

انقرہ ۲۱؍دسمبر۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شمالی اناطولیہ میں پھر زلزلہ آیا ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔

مراکش ۲۱؍دسمبر۔ ہزاروں ٹن سامان جنگ اور پٹرول اتحادی فوجوں کے اگلے مورچوں میں پہنچ گیا ہے امریکی۔ فرانسیسی اور برطانی فوجیں بڑی تیزی سے اپنی تیاریاں مکمل کر رہی ہیں۔ ٹیونس کے جنوبی علاقہ میں گشتی دستوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑا حملہ شروع ہونے والا ہے۔

ماسکو ۲۱؍دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ورونیش کے محاذ پر روسیوں نے چھ دن کے اندر جرمنوں سے تین سو بستیوں کو آزاد کرا لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۱؍دسمبر۔ حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کے نمائندوں اور کارخانہائے پارچہ بافی کے نمائندوں کی کانفرنس بمبئی میں ۲۹؍جنوری کو ہوگی۔ جس میں کپڑے کی قیمتوں پر غور کیا جائے گا۔

ملبورن ۲۱؍دسمبر۔ جرنیل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ بونامشن کے جاپانی مورچوں پر اتحادی توپوں نے خوفناک گولہ باری کی۔ اس کے بعد ٹینکوں کی آڑ لے کر بونامشن پر حملہ شروع کر دیا۔ اس وقت بونامشن میں خوفناک بمباری ہو رہی ہے اور جنگ جاری ہے۔ اتحادی فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور بہت سے ذخائر جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

چنگنگ ۲۱؍دسمبر۔ چینی سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکی طیاروں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر برما روڈ کے آخری سرے پر لاشیو کے جاپانی اڈے کو بمباری کا نشانہ بنایا۔ بمباری کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔ اڈہ میں زبردست دھماکے ہوئے اور آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ جو ساٹھ ساٹھ میل کے فاصلہ سے نظر آتے تھے۔ تمام امریکی طیارے صحیح سلامت اپنے اڈہ میں واپس آگئے ہیں۔

الجیریا ۲۱؍دسمبر۔ فرانسیسی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹیونس کے جنوب میں ساحل سے ۵۰ میل کے فاصلے پر فرانسیسی فوجوں نے قیروان کے مغرب میں پیشن کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دوسری فرانسیسی فوج نے جرنیل جیرو کی قیادت میں ٹریپولی اور ٹیونس کی سرحد کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ جرنیل جیرو کی فوجوں نے متعدد اطالوی دستوں کو جو ٹریپولی کی سرحد عبور کر کے ٹیونس میں داخل ہو رہے تھے گرفتار کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۱؍دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صدر روزویلٹ نے مسٹر ہاربرٹ مرسی کو جنوبی افریقہ میں اپنا خاص نمائندہ مقرر کیا ہے۔ افریقہ میں آپ کا عہدہ وزیر کا ہوگا۔

نئی دہلی ۲۱؍دسمبر۔ ایک فوجی مبصر نے بتایا ہے کہ اراکان کے علاقہ میں اتحادی فوج مزید پیشقدمی کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور اب اکیاب سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

جلسہ سالانہ پر سپیشل گاڑیوں کے اوقات

امرتسر سے قادیان

۲۴ و ۲۵؍دسمبر	پہلی سپیشل	دوسری سپیشل
امرتسر روانگی	۹-۱۵ صبح	۱۵-۵۰ شام
بٹالہ آمد	۱۰-۳۰ "	۱۶-۵۹ "
روانگی	۱۰-۳۷ "	۱۷-۷ "
قادیان آمد	۱۱-۷ "	۱۷-۴۰ "

واپسی کیلئے مندرجہ ذیل سپیشل ٹرینیں چلیں گی:-

۲۷؍دسمبر قادیان روانگی ۱۰-۵ بٹالہ روانگی ۱۰-۴۰
" امرتسر آمد ۱۱-۴۵

۲۸؍دسمبر قادیان روانگی ۹-۱۵ صبح ۰۰-۳ شام
امرتسر آمد ۱۱-۷ " ۱۶-۴۸ "

ان دنوں میں معمولی گاڑیاں:-

روانگی امرتسر ۱۱-۱۵ صبح و ۱۰-۷ شام
قادیان روانگی ۶-۵ " و ۶-۲۵ "

ناظم استقبال

لزبن ۲۱؍دسمبر۔ ہسپانوی وزیر خارجہ جنرل جارڈانہ نے ایک جلسہ طعام کے موقعہ پر اعلان کیا۔ کہ جزیرہ نمائے آئی بیریا (ہسپانیہ و پرتگال) کا ایک زبردست اتحادی بلاک معرض وجود میں آگیا ہے۔ جو اس سرزمین میں امن اور بین الاقوامی سیاسیات پر اثر قائم رکھنے کے لئے کافی ہے۔

لنڈن ۲۱؍دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں نے دکلی لوکی کے علاقہ میں جرمن صفوں میں شگاف ڈال دیا ہے۔

لاہور ۲۱؍دسمبر۔ آج لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ حکم کے ماتحت سی۔ آئی۔ ڈی نے لاہور کے چار سوداگران کاغذ کی دوکانوں پر چھاپے مارے اور نوٹسوں کی تعمیل کرائی۔ ان نوٹسوں کی رو سے ان دوکانوں سے کاغذ کی کچھ مقدار پر قبضہ کیا گیا۔

ماسکو ۲۱؍دسمبر۔ ڈان کے وسطی محاذ پر چھ دن کی جنگ میں روسی فوج نے سامان جنگ خوراک اور پارچات کے ۸۵ ذخائر ۸۹ جرمن ٹینکوں ۱۹۸۵ ٹرینیں لگوں ۲۱۳۰ توپوں۔ چھ ہزار لاریوں۔ ایک لاکھ دستی گولوں۔ ساٹھ ہزار رائفلوں اور کئی لاکھ گولیوں پر قبضہ کر لیا۔ ۲۰ ہزار جرمن مارے گئے۔ اور ساڑھے تیرہ ہزار جرمن سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔

واشنگٹن ۲۱؍دسمبر۔ امریکہ کے محکمہ بحر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب سے سالومن کے رقبہ میں جنگ شروع ہوئی ہے۔ امریکی طیارے۔ طیارہ شکن توپیں اور بحری بیڑے کے طیارے ۶۴۵ جاپانی طیاروں کو تباہ کر چکے ہیں۔

ماسکو ۲۱؍دسمبر۔ ۱۹؍دسمبر کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں روسیوں نے ۳۳۲ جرمن طیارے جن میں ۹۴ تین انجن والے فوج بردار طیارے تھے تباہ کر دیئے۔

طبیہ عجائب گھر کے نوادرات

زدجام عشق یہ مشہور نسخہ ہے۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تام۔ ایرانی زعفران بنسلوچن کاتیل اور کشتہ شنگرف ہیں۔ قوت اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر چیز ہے۔ رعایتی قیمت ایک روپیہ کی نو عدد گولیاں (الفضل ۲۰؍جنوری ۱۹۴۳ء تک) نوٹ: الفضل مورخہ ۲۳؍دسمبر میں رعایتی قیمت ایک روپیہ کی دس گولیاں لکھی گئی ہے۔ جو درست نہیں ہے۔

سونے کی گولیاں یہ گولیاں پیشاب کے جملہ امراض کو دور کرتی ہیں۔ اور تمام امراض پوشیدہ کو جڑ سے اکھیڑتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی چھ رعایتی ایک روپیہ کی سات

طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر